



Tumhari Baat

تمھاری بات

" Poetry Collection " by Mohsin Aftab Kelapuri

تمھاری بات.....

" شاعری کلیکشنس " بائے محسن آفتاب کیلاپوری "

انتساب

/

/

/

/

/

یہ کتاب میں اپنے کرم فرما اور مُحَبِّ اردو " جناب ایڈوکیٹ کے.جی. مٹیالوار صاحب " کے نام کرتا ہوں۔
اور ان تمام لوگوں کے نام کرتا ہوں جو اردو اور
خصوصی طور پر اردو شاعری سے محبت کرتے ہیں۔

پیش لفظ

میرا پچھلا کلیکشن "تیری یاد" آپ لوگوں کے درمیان بہت سراہا گیا۔ جسے آپ لوگوں نے خوب محبتوں سے نوازا جس کے لئے میں آپ سب کا بے حد شکر گزار ہوں۔ میری اس کتاب میں بھی ہندوستان اور پاکستان کے مشہور شعرا کے بہترین اشعار کا انتخاب کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں اشعار ، غزل اور آزاد نظموں کو جگہ دی گئی ہے۔

اور اس کے ساتھ ہی کچھ قطعات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو میرا یہ مجموعہ بھی بے حد پسند آئے گا۔

آپ کو ایک بات اور بتاتا چلوں کہ میں نے یہ مجموعہ واٹس ایپ اور فیس بک پر آپ لوگوں کے ذریعے ہی بھیجے گئے کلام سے چھانٹ چھانٹ کر جمع کیا ہے۔ میری یہی کوشش ہے کہ ان خوبصورت اشعار اور کلام کو ایک کتابی شکل دے کر محفوظ کر کے آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کروں۔ تاکہ یہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے اور محفوظ رہ

سکے۔ اور آنے والی نسلوں کے کام آ سکے۔

محسن آفتاب کیلاپوری

بروز جمعہ 17/03/2017

تمھاری بات ذرا مختلف ہے اوروں سے
تمھارے واسطے دل سے دعا نکلتی ہے!

=====

کچھ گردشیں ہیں میرے مقدر میں ان دنوں
اپنے بھی دیکھتے ہیں بڑی بے رخی کے ساتھ

=====

اب بھی الزام — محبت ہے ہمارے سر پر
اب تو بنتی ہی نہیں یار ہماری اس کی...!!

=====

پھیر لیتے ہیں نظر جس وقت بیٹے اور پہو
اجنبی اپنے ہی گھر میں ہائے بن جاتی ہے ماں

=====

آج میں خودکشی پہ مائل ہوں
اپنی پلکیں اٹھائیے صاحب

=====

اسے کہو کہ انائیں عزیز ہیں مجھ کو...

کہ پاؤں چھو کہ منانے کا میں نہیں قائل.....!!

=====

جب میں بن جاؤں محبت کا صحیفہ تو پھر
مجھ کو اس شخص کے سینے پہ _____ اتارا
جائے!!

=====

اب لوگ ترس جائیں گے آواز کو میری
گونجوں گا فضاؤں میں سنائی نہیں دوں گا

=====

آنکھ ہی اُنکو وضاحت میں بیاں کرتی ہے
ایسے مفہوم جو الفاظ میں کم آتے ہیں

=====

ہم کسی اور سے منسوب ہوئے
کیا یہ نقصان تمہارا نہ ہوا ؟

=====

جس سے لڑتا ہوں میں اب اس کو منا لیتا ہوں،
خوب بدلی ہے تیرے بعد — یہ عادت میں نے۔

=====

دل کو چھو جاتی ہے رات کی آواز کبھی...
چونک اٹھتا ہوں کہیں تم نے پکارا ہی نہ ہو...

=====

آواز دے کے دیکھ لو شاید وہ مل ہی جائے

ورنہ یہ عمر بھر کا سفر رائیگاں تو ہے

=====

پھر یوں ہوا_____ کہ جسم ہی پتھر کا ہو گیا

روکا_____ جو ایک شخص کی آواز نے مجھے

=====

کوئی آہٹ، کوئی آواز، کوئی چاپ نہیں
دل کی گلیاں بڑی سنسان ہیں، آئے کوئی

=====

جمالِ یار میں رنگوں کا امتزاج تو دیکھ
سفید جھوٹ ہیں ظالم کہ سرخ ہونٹوں پر

=====

یوں تراشوں گا — غزل میں تیرے پیکر کے
نقوش

وہ بھی دیکھے گا تجھے ، جس نے تجھے دیکھا
نہیں

=====

الزام کچھ تو گردش ایام کو بھی دے....

اپنے ہر اک غم کو غم یار مت بنا .—....!!

=====

اے فناءِ عشق کے دستور تجھے کیا معلوم—

عشق میں دل ہی نہیں سر بھی دئیے جاتے ہیں

=====

تی۔رے لہجے سے کی۔و لگا مجھ۔کو؟؟

تو می۔رے روٹھنے پ۔ہ راضی ہے !!

=====

اٹھا لائے کتابوں سے 'وہ اک الفاظ کا جنگل
سنا ہے 'اب مری خاموشیوں کا' ترجمہ ہوگا

=====

محبت تو بہت سوں سے ملے گی
تمہیں یاد آئیں گے آداب میرے...!!

=====

اے میری آنکھ کے پانی میں
نہائے ہوئے شخص !
تجھ کو معلوم نہیں —
ضبط کہاں ٹوٹتا ہے !

=====

کچھ تو بینائی بڑھے چشمِ تمنا کی حضور!—

یہ بتانے ہی چلے آؤ۔ کہ کب آؤ گے۔؟؟

=====

شام ہوتے ہی وہ چوکھٹ پر جلا کر شمعیں۔

اپنی پلکوں پہ کئی خواب سلاتی ہوگی۔

=====

گھر پہنچ کر بھی بچھڑ سکتے ہیں۔

ساتھ چل سکتے ہو گھر جانے تک؟

=====

بلایا موت کو برسوں میں التجا کر کے۔

خدا کے پاس چلا ہوں خدا خدا کر کے۔

=====

بچھڑ کے تجھ سے ہزاروں طرف خیال گیا

تری نظر مجھے کن منزلوں میں چھوڑ گئی

=====

محبت ہے رمی شک پر، محبت طوفِ محبوبی
صفا، مروہ نے۔۔ سمجھایا، محبت حج اکبر ہے

=====

کیا عجب وقت ہے بچھڑنے کا
دیکھ، رکتی نہیں ہنسی میری

=====

آیا ہے عذرائیل اٹھانے کے واسطے
اے اعتکاف عشق عبادت تمام شد..

=====

میری جاں کے موسمِ زرد میں،
 میرے دل کے آنگنِ کرب میں،،،
 یہ جو حسرتوں کی بے خانقاہ،
 یہاں دیپ جلتے ہیں شام کو !!
 تیری یاد کے، تیرے پیار کے !
 یہاں رقص کرتی ہیں خوشبوئیں،
 تیری چاہتوں کے خمار کی !!
 سبھی زخمِ مہکے گلاب ہیں !

=====

کعبہ نہیں، کہ ساری خدائی کو دخل ہو
 دل میں سیوائے یار کسی کا گزر نہیں..“

=====

وہ مجھے بھول بھی تو سکتا ہے
اس کا ایمان تو نہیں ہوں میں

=====

کچھ کہے بنا اکثر بولتی ہیں آنکھیں بھی
گفتگو کے سب لمحے حرف گر نہیں ہوتے

=====

دل چڑاتا ہے وہ کم بخت ینا آہٹ کے — !!!
ہاتھ میں ایسی صفائی ہے کہ سبحان اللہ

=====

مجھے
معلوم تھا روز ازل سے
کہ تم میرے نہیں ہو سکتے

مگر دیکھو

مجھے پھر بھی

محبت ہو گئی تم سے.....!!

=====

کیسی خواہش تھی کی ہر سانس میں تم ہوتے
شریک

کیسی حسرت ہے کہ!!!!!! اب خود سے مکرنا ہے
مجھے

=====

زمین پیروں سے کتنی بار اک دن میں نکلتی ہے
میں ایسے حادثوں پر دل مگر چھوٹا نہیں کرتا

.

=====

کتنا خوف ہوتا ہے شام کے اندھیرے میں، پوچھ

ان پرندوں سے جن کے گھر نہیں ہوتے

=====

خدا کو یاد کر بندے بنا جنت میں گھر اپنا
موزن کی ازان سنکر اٹھا تکیہ سے سر اپنا

=====

کہیں ملے تو اسے یہ کہنا گئے دنوں کو بھلا رہی
ہوں ؟

وہ اپنے وعدے سے پھر گیا ہے میں اپنا وعدہ
نبھا رہی ہوں

=====

لے گیا نوچ کر مجھے صاحب
جس کو جتنی میری ضرورت تھی

=====

خموشی اس لیئے دیوانگی میں ... ہم نے
حاصل کی ...

خدا جانے وہ کیا پوچھے ... ہمارے منہ سے کیا
نکلے ...

=====

بھولے سے کوئی میری طرف دیکھتا نہ تھا،
چہرے پہ ایک زخم لگانا پڑا مجھے ۔

=====

دیکھتے دیکھتے تاروں کا سفر ختم ہوا
سو گیا چاند مگر نیند نہ آئی مجھ کو

=====

جو خمار ہے تیرے عشق کا اسے موت کیسے فنا
کرے

وہ تو پہلے موت سے مر گیا تیرے عشق میں جو
جیا کرے

=====

شاید یہ ترکِ عشق کی پہلی دلیل ہے

کل رات میں نے چاند بھی تاروں میں گن لیا

=====

بات صرف اتنی ہے زندگی کی راہوں میں
ساتھ چلنے والوں کو ہمسفر نہیں کہتے —!!

=====

کوئی دیکھائے محبتوں کے سراب مجھ کو
میری نگاہوں سے بات کرنا کوئی تو سیکھے

=====

مسکراہٹ ادھار دے دو نا
کچھ پرندے اداس بیٹھے ہیں

=====

بظاہر تو معطل ہے ہمارا رابطہ
لیکن
تصور میں تمہیں لا کر میں ڈھیروں بات کرتا
ہوں.....

=====

مُسلسل بے رُخی سے یہ تعلق ٹوٹ جائے گا ..
تمہیں پہلے بتایا تھا نظر انداز مت کرنا ...

=====

حضور میری صداؤں پہ غور تو کیجئے
فقیر یہ تو نہیں کہتا گلے لگا لیجئے—

=====

بے تابیاں سمیٹ کر سارے جہان کی
جب کچھ نہ بن سکا تو میرا دل بنا دیا

=====

آج میں خودکشی پہ مائل ہوں
اپنی پلکیں اٹھائیے صاحب

=====

آؤ آنکھوں سے بات کرتے ہیں
لفظ مطلب بگاڑ دیتے ہیں۔

=====

ہائے وہ خوش خصال___اف اللہ
اس پہ لفظوں کے جال___اف اللہ

=====

چھیڑ کر ذکر پھر محبت کا___
اٹھے سیدھے سوال___اف اللہ

=====

پھر یوں ہوا کہ ساتھ تیرا چھوڑنا پڑا
ثابت ہوا کہ لازم و ملزوم کچھ نہیں...!!

=====

~ یادوں کی جڑیں پھوٹ ہی پڑتی ہیں کہیں
سے
دل خشک تو ہو جاتے ہیں بنجر نہیں ہوتے! —

=====

ہم نے اُس کے لب و رُخسار کو چھو کر دیکھا
حوصلے آگ کو گلزار — بنا دیتے ہیں

=====

مجازی سلسلے کو یہ کبھی مٹنے نہیں
دیتی —
جو عدت سے نہیں واقف محبت ایسی بیوہ ہے

=====

اختیارات محبت کو سمجھتے ہیں — ہم
آپ بے وجہ بھی کر سکتے ہیں برباد مجھے

=====

میں فخرمجنوں، وہ رشک لیلیٰ —!!!
کہ یار مجھ میں، میں یار میں ہوں

=====

تو منائے مجھے دے دے کے دلیلیں شب بھر
آج دل کرتا ہے بے بات خفا ہو جاؤں..

=====

کوئی مضبوط سی زنجیر بھیجو...!

تمہاری یاد پاگل ہو گئی ہے...!!

=====

چلو تحریر کرتے ہیں...

وفا کیسے نبھانی ہے؟؟؟

کریں پھر دستخط

...اس پر

...پھرے جو قول سے اپنے

سزا اس کو ملے رب سے

اسے پھر سے محبت ہو ...

=====

ہم تمہارے نہیں رہے صاحب

یہ خبر—عام ہونے والی ہے.....

ایک لمحے میں سمٹ آیا ہے صدیوں کا سفر
زندگی تیز بہت تیز چلی ہو جیسے—

=====

جہ ٹونہی ا شک گ یرتا ہے لفظ پہ کھیل
جاتے ہیں

دکھو کہ یہاں ڈکھو یرتا ہے حاش یہ لگانے
سے

=====

وقتِ رخصت آ گیا، دل پھر بھی گھبرایا نہیں...

اس کو ہم کیا کھوئیں گے، جس کو کبھی پایا
نہیں۔

=====

میں تمہیں بھول بھی تو سکتا تھا
ہاں مگر یہ نہی ہوا مجھ سے

=====

بدل سکا نہ جدائی کے غم اٹھا کر بھی
کہ میں تو میں ہی رہا تجھ سے دُور جا کر بھی

میں سخت جان تھا اس کرب سے بھی بچ نکلا
میں جی رہا ہوں تجھے ہاتھ سے گنوا کر بھی

=====

بزمِ اغیار میں۔ ہرچند وہ بیگانہ رہے !!
ہاتھ آہستہ مِرا پھر بھی دبا کر چھوڑا

=====

تو اگر سن نہیں پایا تو مجھے غور سے دیکھ
بات ایسی ہے کہ دہرائی نہیں جا سکتی

=====

ہو سکے تو بچا لو مجھ سے مجھے
اپنا دشمن بنا ہوا ہوں میں

=====

اسکو میں نے خفا کیا ہے آج
آج خود سے بہت خفا ہوں میں

=====

رات کچھ اس قدر تھی بے چینی
خواب میں جاگتا رہا ہوں میں

=====

یاں پہ مشکل ہے نوکری ملنا
کچھ زیادہ پڑھا لکھا ہوں میں

=====

محبت کیا ہے مت پوچھو اسے بس راز رہنے
دو

یہ ایسا لفظ ہے جس کی وضاحت درد دیتی
ہے...!!

=====

کہانی گر !!!!!!!

بتاؤ نا۔

تمہیں کچھ ربط میں بخشوں

خرابانہ محبت کی

غم ہجراں سے نسبت کا۔!!

اگر دوں آگہی تم کو

کہیں کچھ پھول کانٹے سیپ موتی اشک میں
سونپوں

دریدہ دل کی وحشت تک رسائی تم کو باہم
دوں

کہو تم مان تو لو گے جو میرے روگ ہیں کاری
فراق یار میں الفاظ میں جو کہہ نہیں سکتی

میرے کچھ زخم ایسے ہیں جنہیں میں سہہ
نہیں سکتی

میرے حرفِ عقیدت کو کوئی پھلوا ری بخشو
گے؟؟

میرے اس درد و درماں کو کہیں دلدا ری بخشو
گے؟؟

یہ تانے بانے لفظوں کے میرے بس میں نہیں آتے
مجھے لکھنا نہیں آتا، مجھے لکھنا اگر آتا

اُسے میں قید کر لیتی غزل کہتی نظم کہتی
میں کچھ بھی بحر چنتی مقطع و مطلع بنا لیتی
اُسے دیتی غزل کا روپ ٹھمری سا سجا لیتی
نظم کہتی کوئی جس میں وصل جز لازمی ہوتا
سطور حد میں جذبوں کا تلاطم بیکراں ہوتا
سُنو پیارے سُنو محرم میرے پیارے کہانی گر
ثم اب کی باریوں کرنا
کہانی کچھ بھی لکھ دینا

قبل کچھ پل ختم شد سے،
اُسے میرا بنا دینا
"اُسے میرا بنا دینا" –

=====

درد کا شہر بساتے ہوئے رو پڑتا ہوں
روز گھر لوٹ کے آتے ہوئے رو پڑتا ہوں

جانے کیا سوچ کے لے لیتا ہوں تازہ گجرے
اور پھر پھینکنے جاتے ہوئے رو پڑتا ہوں

جسم پر چاقو سے ہنستے ہوئے جو لکھا تھا
اب تو وہ نام دکھاتے ہوئے رو پڑتا ہوں

لوگ جب روگ کی تفصیل طلب کرتے ہیں
سخت اک بات چھپاتے ہوئے رو پڑتا ہوں

لوگ جب کہتے ہیں کہ اُس کو خدا پوچھے گا
میں انہیں خوب سناتے ہوئے رو پڑتا ہوں

دو پرندوں کو اکٹھے کہیں بیٹھا دیکھوں
دوڑ کر اُن کو اڑاتے ہوئے رو پڑتا ہوں

گھنٹوں سمجھاتا ہوں ماں کو کہ میں سب بھول
گیا

اور پھر آنکھ ملاتے ہوئے رو پڑتا ہوں

دُور جاتا ہو کوئی ، یار سبھی کہتے ہیں
صرف میں ہاتھ ہلاتے ہوئے رو پڑتا ہوں

راہ تکتے ہوئے دیکھوں جو کسی تنہا کو
جانے کیوں آس دلاتے ہوئے رو پڑتا ہوں

روز دل کرتا ہے منہ موڑ لوں میں دنیا سے
روز میں دل کو مناتے ہوئے رو پڑتا ہوں

چند چپ چاپ سی یادوں کا ہے سایہ مجھ پر
قیس بارش میں نہاتے ہوئے رو پڑتا ہوں!...

=====

ساری دُنیا سے دُور ہو جائے .
جو ذرا _ ، تیرے پاس ہو بیٹھے

=====

محبت جب لہو بن کر
 رگوں میں سرسرائے تو
 کوئی بھولا ہوا چہرہ، اچانک یاد آئے تو
 قدم مشکل سے اٹھتے ہوں
 ارادہ ڈگمگائے تو، کوئی مدھم سے لہجے میں
 تمہیں واپس بلائے تو، ٹھہر جانا، سمجھ لینا
 کہ اب واپس پلٹنے کا سفر آغاز ہوتا ہے
 کبھی تنہائیوں کا درد آنکھوں میں سمائے تو
 کوئی لمحہ گزشتہ چاہتوں کا
 جب ستائے تو،
 کسی کی یاد میں رونا تمہیں بھی خون رلائے
 تو
 اگر تمہارا دل تم سے، کسی دم روٹھ جائے تو
 کبھی انہونیوں کا ڈر پرندوں کو اڑائے تو
 ہوا جب پیڑ سے، زرد سا پتہ گرائے تو

ٹھہر جانا، سمجھ لینا
کہ اب واپس پلٹنے کا سفر آغاز ہوتا ہے۔

=====

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں تیرا نام رہے

کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے، جام رہے؟

=====

اُس کی مرضی وہ جسے پاس بٹھا لے اپنے
اس پہ کیا لڑنا فلاں میری جگہ بیٹھ گیا...

=====

تو نے اک بار جو سردی کے سبب اوڑھی تھی
میری الماری میں وہ شال ابھی زندہ ہے

میری سانسیں خریدو گے؟؟
مجھے کچھ اور جینا ہے۔

=====

وہ جو گیت تم نے سنا نہیں، مری عُمر بھر کا
ریاض تھا
مرے درد کی تھی وہ داستاں، جسے تم ہنسی
میں اڑا گئے

=====

دل تیری بات سے جلا ورنہ۔
آگ اس پر اثر نہیں کرتی۔

=====

آہ کو چاہئے ایک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تیرے زلفوں کے سر ہونے تک
ہم نے مانا کے تغافل نہ کرو گے لیکن

خاک ہو جائے گے ہم تم کو خبر ہونے تک

=====

ہم نے تاخیر سے سیکھے ہیں محبت کے اصول
ہم پہ لازم ہے _____ ترا عشق دوبارہ کر لیں

=====

یہ عشق جس کے قہر سے ڈرتا ہے زمانہ،

کم بخت میرے صبر کے ٹکڑوں پہ پلا ہے۔

=====

پھوٹ پڑتا ہے درد کا چشمہ
یاد جب ایڑیاں رگڑتی ہے

=====

تم کو کیا خبر جاننا ، ہم اداس لوگوں پر
رات کے سبھی منظر — انگلیاں اٹھاتے ہیں

=====

دل گرفتہ ہوں کہ سرشار مجھے سوچنے دو
میں طلب ہوں کہ طلب گار مجھے سوچنے دو

مدتوں سے در دل پر کوئی دستک نہ صدا
کیا ہوئے میرے خریدار مجھے سوچنے دو

مل کے اک بار دوبارا کوئی ملتا ہی نہیں
میں برا ہوں کہ میرے یار مجھے سوچنے دو

کھکشاں اتری ہے آنکھوں میں کہ وہ آتے ہیں
شام پھر سے ہوئی گلنار مجھے سوچنے دو

=====

بڑی بے چین رہتی ہے طبیعت اب میری
"محسن"

مجھے اب قتل ہونا ہے، مگر قاتل نہیں ملتا

=====

اب مرا دھیان کہیں اور چلا جاتا ہے
اب کوئی فلم مکمل نہیں دیکھی جاتی

=====

اپنی ہر ایک شام ہر اک رات بیچ کر
اب آگیا ہے جینا ہمیں ذات بیچ کر
ہم بھی ہیں کیا عجیب کڑی دھوپ کے تلے

صحرا خرید لائے ہیں برسات بیچ کر...

=====

اب ترا نام بتانا نہیں پڑتا سب کو
لوگ کہتے ہیں کہ ہاں ہاں، وہی، اچھا اچھا

=====

مجھے اوڑھنے دے اذیتیں
میری عادتیں نہ خراب کر

=====

ہم تیرے ساتھ تیرے جیسا رویہ رکھتے۔

دینے والے نے مگر ایسی طبیعت نہیں دی

=====

اک نشانی بھی فراموش نہیں کی اس کی

ایک بھی زخم کو آرام نہیں آنے دیا

=====

نجانے کون سی دولت ہے تیرے لہجے میں
تو بولتا ہے تو دنیا خرید لیتا ہے

=====

یاد آ جاتی ہے اپنی ہی کہانی مجھ کو
عشق میں کوئی پریشاں نہیں دیکھا جاتا

=====

گاؤں کی اک ... ان پڑھ لڑکی ...
میری آنکھیں ... پڑھ لیتی ہے ...

=====

اُس کی پلکوں پہ کوئی خواب سجا رہنے دے

حبس بڑھ جائے گا اِس در کو کھلا رہنے دے

میرے مالک تو بھلے چھین لے گویائی مری
میرے ہونٹوں پہ فقط ایک دعا رہنے دے

میرے خوابوں کو بھٹکنے سے بچانے کے لیے
شب کی دہلیز پہ یادوں کا دیا رہنے دے

بے رُخی ہی ترے مجرم کے لیے کافی ہے
اُس سے منہ موڑ کوئی اور سزا رہنے دے

چاند بن کر ترے کمرے میں اتر آؤں گا
آج کی رات تو کھڑکی کو کھلا رہنے دے

=====

یوں تو دنیا میں کوئی شخص بھی انمول نہیں

تم بکے جتنے میں — اس دام پہ رونا آیا —!!!

=====

وصال و ہجر سے وابستہ تہمتیں بھی گئیں
وہ فاصلے بھی گئے، اب وہ قربتیں بھی گئیں
دلوں کا حال تو یہ ہے کہ ربط ہے، نہ گریز
محبتیں تو گئی تھیں، عداوتیں بھی گئیں

=====

میری خاموشیء مسلسل کو
اک مسلسل گلہ سمجھ لیجئے

=====

ہم نے ہی دیوتا بنا ڈالا
عشق ورنہ فقیر پیشہ تھا

=====

روز مر مر کے یہ ءوں مرا جینا...!!
کیا تمہیں معجزہ نہیں لگتا۔؟

=====

زندگی سے بہت ہی بدظن ہیں

کاش۔۔۔ اک بار مر گئے ہوتے۔

=====

وہ مجھ سے روز کہتی تھی مجھے تم چاند لا
کر دو

اُسے اک آئینہ دے کر اکیلا چھوڑ آیا ہوں...!۔

=====

کوئی کرنے لگا ہے پھر دعائیں

میرے کاموں میں برکت پڑ گئی ہے

=====

کون ہے معتبر زمانے میں
کس کے وعدے پہ اعتماد کریں؟

بھول جانے کی عہدِ مہر بیت گئی
آؤ! کدوسرے کو یاد کریں!..

=====

دور تک ساتھ دیا کرتی ہیں آنکھیں اُن
کا.....

تو نے دیکھے ہیں کبھی گاؤں سے جاتے ہوئے لوگ

=====

رتجگے اور دکھ ہزار ملے.....!!
وہ مجھے گل ملا کے مہنگا پڑا

=====

تم نے باہر سے دیکھ رکھا ہے
میں بہت مختلف ہوں اندر سے

=====

اس بلندی سے مجھے تو نے نوازا کیوں تھا؟
گر کے میں ٹوٹ گیا کانچ کے برتن کی طرح

=====

ہم تھے مشکل.....! یا سب اناڑی تھے

جس نے بھی کھیلا اس نے ہارا ہمیں

=====

آ کے مل جا کسی بھی نسبت سے
میرے تجھ سے بہت سے ناطے ہیں

=====

کبھی اس طرح میرے ہم سفر سبھی چاہتیں
میرے نام کر
میرے دل کے سائے میں اکبھی میری دھڑکنوں
میں قیام کر

=====

نہ ملا کر اداس لوگوں سے...!
حسن تیرا بکھر نہ جائے کہیں۔

=====

خواب ، خواہش، قرب، یادوں کا بے دائم سلسلہ

زیست کی وسعت میں لمحہ رائگاں کوئی نہیں

=====

میں محبت ہوں، مجھے آتا ہے نفرت کا علاج
تم ہر اک شخص کے سینے میں مرا دل رکھ دو

=====

اس نے جب پلکوں کو جنبش دی عدم
رائیگاں سب گفتگو کے فن گئے۔۔!!

=====

روز پتھر کی حمایت میں غزل لکھتے ہیں

روز شیشوں سے کوئی کام نکل آتا ہے

=====

یوں تو اشکوں سے بھی
ہوتا ہے الم کا اظہار۔۔۔

ہائے! وہ غم جو۔۔۔
تبسم سے عیاں ہوتا ہے۔۔۔!!!

=====

وہ جو سمجھے تھے تماشا ہو گا
ہم نے چپ رہ کہ پلٹ دی بازی

=====

کشتیاں جلانا تو رسم اک پرانی تھی
ہم وہاں سے نکلے تو خواہشیں جلا آئے

=====

بے وفائی سے بے نیازی تک
کوئی تہمت تو اس کے سر جاتی

=====

اتنے برسوں کی جدائی ہے کہ اب
تم کو دیکھیں گے تو مر جائیں گے

=====

رہ طلب میں گذرنا ہمیں نہیں آتا
ہزار قسطوں میں مرنا ہمیں نہیں آتا.....
ہماری عزت و ذلت خدا کے ہاتھ میں ہے
امیر شہر سے ڈرنا ہمیں نہیں آتا

=====

کئی دنوں سے
مجھے وہ میسج میں لکھ رہی تھی

جناب ۔ عالی

حضور ۔ والا

بس اک منٹ مجھ سے بات کر لیں

میں اک منٹ سے اگر تجاوز کروں

تو بے شک نہ کال سننا

میں زیر ۔ لب مسکرا کے لکھتا

بہت بڑی ہوں

ابھی نئی نظم ہو رہی ہے

وہ اگلے میسج میں پھر یہ لکھتی

سسکتی روتی بلکتی نظموں کے عمدہ شاعر

تم اپنی نظمیں تراشو لیکن

کبھی تو میری طرف بھی دیکھو

کبھی تو مجھ سے بھی بات کر لو

بس اک منٹ میری بات سن لو

میں ہنس کے لکھتا

فضول لڑکی

بہت بڑی ہوں

بس اک منٹ ہی تو ہے نہیں ناں

وہ کئی دنوں تک خموش رہتی

پھر ایک دن میں نے اس کی حالت پہ رحم کھا
کر

جواب لکھا

بس اک منٹ ہے

اور اک منٹ سے زیادہ بالکل نہیں سنوں گا
تو اس نے اوکے لکھا اور اک دم سے کال کر دی
میں کال پک کر کے چپ کھڑا تھا

وہ گہرا لمبا سا سانس لے کر

اداس لہجے میں بولی سر جی

میں جانتی ہوں کہ اک منٹ ہے

اور اک منٹ میں

میں اپنے اندر کی ساری باتیں کسی بھی صورت
نہ کہہ سکوں گی

سلگتی ہجرت زدہ رتوں کو اداس نظموں میں
لکھنے والے

عظیم شاعر

خدا کی دھرتی پہ رہنے والے

اداس لوگوں کا دکھ بھی لکھنا

کبھی محبت میں جلتے لوگوں کا دکھ سمجھنا

ابھی تو آدھا منٹ پڑا تھا

مگر وہ لائن سے ہٹ چکی تھی

وہ اک منٹ کی جو کال تھی ناں

وہ تیس سیکنڈ میں کٹ چکی تھی

میں کتنے برسوں سے اگلا آدھا منٹ گزرنے کا

منتظر ہوں

وہ نرم لیکن اداس لہجے میں بولتی ہوئی

اداس لڑکی مری سماعت کے

ادھ کھلے در سے یونہی اب تک لگی ہوئی ہے

ہٹی نہیں ہے

بہت سے سالوں سے چل رہی ہے

وہ کال اب تک کٹی نہیں ہے

=====

یہ آرزو بھی بڑی چیز ہے مگر ہمدم

وصال یار فقط آرزو کی بات نہیں

===== .

اِس ، عِشق کے طفیل _ لڑائی رہی سدا

تقدیر سے ، رقیب سے ، ناصح سے ، یار سے

=====

ذوقِ نظر کے دم سے گوارا ہے رنجِ زیست

خود کو بھی دیکھتے ہیں تماشہ بنا کے ہم۔

=====

وہ چاہتا تھا مگر۔ میں نے پہلے چھوڑا ہاتھ۔
اس کے حصے کی ندامت بھی اٹھائی میں نے۔!!!

=====

یہ کس نے دشت کو دلہن بنا دیا صاحب

تلاش کیجیے پیروں میں کس کے چھالا ہے

=====

تھا اپنی خواہشات کا محور بس ایک شخص..

ہم اس کے بعد کوئی بھی خواہش نہ کر سکے..

=====

غائبانہ ، شریک کر کے تجھے
ایک چُسکی بھری ہے چائے کی

=====

اب تو آنکھوں میں سماتی نہیں سورت کوئی

غور سے میں نے تجھے کاش نہ دیکھا ہوتا

=====

تیرے سلوک نے ہر ایک سے کر دیا بیزار

کسی کی سچی محبت بھی جھوٹ لگتی ہے

=====

فیصلہ جو کچھ بھی ہو منظور ہونا چاہیئے..،

جنگ ہو یا عشق ہو، بھرپور ہونا چاہیئے۔!!!

=====

مسلسل بے رخی سے یہ تعلق ٹوٹ جائے گا

تمہیں پہلے بتایا تھا نظر انداز مت کرنا۔

=====

دامن ضبط بھگو دینے کو جی چاہتا ہے

اتنا تنہا ہوں کہ رو دینے کو جی چاہتا ہے

=====

گزرتی ہے جو دل پر وہ کہانی یاد رکھتا ہوں
میں ہر گل رنگ چہرے کو زبانی یاد رکھتا ہوں

میں اکثر کھو سا جاتا ہوں گلی کوچوں کے
جنگل میں
مگر پھر بھی ترے گھر کی نشانی یاد رکھتا ہوں

مجھے اچھے برے سے کوئی نسبت ہے تو اتنی ہے
کہ ہر نا مہرباں کی مہربانی یاد رکھتا ہوں

مجھے معلوم ہے کیسے بدل جاتی ہیں تاریخیں
اسی خاطر تو میں باتیں پرانی یاد رکھتا ہوں

=====

آنکھ سے آنکھ ملانے کا ہنر رکھتے ہیں
 آگ نفرت کی بجھانے کا ہنر رکھتے ہیں
 ہاتھ میں صبر کا دامن ہے ہمارے ورنہ
 بستیاں ہم بھی جلانے کا ہنر رکھتے ہیں

=====

چلتی ہے اب تو سانس بھی اس احتیاط سے
 جیسے گزر رہی ہو کسی پل صراط سے.....!!!!

=====

نظر میں شوخی، ادا میں مستی، لبوں پہ ہلکی
 سی مسکراہٹ_____

رکی ہے دونوں جہاں کی رونق، جو ہم نے
 نظریں اٹھا کے دیکھا

=====

اور اب کی بار تو تصویر زوم کر لی گئی
تمہارے بارے میں پہلے سے بڑھ کے سوچا گیا

=====

بچھڑنا یہ نہیں ہوتا
کہ کوئی شخص ہم سے دور ہو جائے
دیا یہ نور ہو جائے
محبت دوریوں کی کیفیت میں بھی محبت ہے
ارادے ہار جانے سے
سمندر پار جانے سے
تعلق ٹوٹتے کب ہیں
تعلق ٹوٹنا ہو تو

کسی نے روٹھنا ہو تو
ذرا سی دیر لگتی ہے
شجر کوئی
زمیں میں جڑ پکڑنے سے بہت پہلے ہی مر جائے
کدورت دل میں بھر جائے
کوئی حد سے گزر جائے
تو پھر ہونے نہ ہونے سے
کسے کیا فرق پڑتا ہے
محبت کرنے والوں کو جدائی کا کبھی صدمہ
نہیں ملتا
سو اب یہ طے ہوا
دراصل
لا حاصل تعلق ہی جدائی ہے
یہی سچ ہے
ارادے ہار جانے سے

سمندر پار جانے سے
تعلق ٹوٹے کب ہیں !

=====

جدائی کی اذیت سے
میرا دل اب بھی ڈرتا ہے
جدائی دو گھڑی کی ہو
تو کوئی دل کو سمجھائے
جدائی چار پل کی ہو
تو کوئی دل کو پہلائے
جدائی عمر بھر کی ہو
تو کیا چارہ کرے کوئی
کہ اک ملنے کی حسرت میں
بھلا کب تک جئے کوئی
میرے مولا کرم کر دے

تو ایسا کر بھی سکتا ہے
میرے ہاتھوں کی جانب دیکھ
انہیں تو بھر بھی سکتا ہے

=====

محبت چپ سی رہتی ہے
یہ کیسی چپ لگی اسکو
نجانے کیا ہوا اسکو
بتاتی ہی نہیں ہم کو
کہ -

جب -

نظر میں ہچکچاہٹ ہو
لبوں پر - کپکپاہٹ ہو
کوئی آنکھوں کے رستے دل میں
گھستا ہی - چلا جائے

تو کیسے چُپ رہا جائے
مگر۔

خاموش گم صُم یہ
عجب الجھن میں رہتی ہے
کبھی یہ ہم پہ ہنستی ہے
کبھی خود روئے جاتی ہے
ہمیں سُلگائے۔ جاتی ہے
یونہی الجھائے جاتی ہے
اکیلے درد۔ سہتی ہے
ہوئی پھر زرد۔ رہتی ہے
کبھی یہ جسم ہوتی ہے
کبھی یہ جان ہوتی ہے
صبر اور ضبط ہوتی ہے
دلوں میں ربط ہوتی ہے
جسم کے ایک اک خلیے میں

رچتی اور بستی ہے
 یہ خوں کے ساتھ شریانوں میں
 ہر لحظہ سرکتی ہے
 بدن کے ہر علاقے پر تو
 قبضہ مل ہی جاتا ہے
 مگر روح کی گہرائی میں
 کیا اسکی رسائی ہے۔۔۔؟؟
 اگر ایسا نہ ہو
 تو پھر۔
 جدائی ہی جدائی ہے

=====

وہ کہتی ہے سہ ٹنو جانا،
 محبت موم کا گھر ہے،
 تپش بد - گ ٹھانی کی،

کہیں پِ گھلا نا دے اِس کو ؟
 میں کہتا ہوں ،
 جس دل میں ذرا بھی بد - گِ ٹھانی ہو ،
 وہاں کچھ اور ہو تو ہو ،
 محبت ہو نہیں سکتی ،
 وہ کہتی ہے سدا ایسے ہے ،
 کیا تم مجھ کو چاہو گے ؟
 کے میں اِس میں کمی کوئی بھی ،
 گوارہ کر نہیں سکتی ،
 میں کہتا ہوں ،
 محبت کیا ہے یہ تُم نے سِ کھایا ہے ،
 مجھے تُم سے محبت کے سِ روا ،
 کچھ بھی نہیں آتا ،
 وہ کہتی ہے ،
 جِ دُائی سے بہت ڈرتا ہے میرا دل ،

کے خود کو تُم سے ہٹ کر دیکھنا ،
 مُمکن نہیں ہے اب ،
 میں کہتا ہوں ،
 یہی خدشے بہت مجھ کو ستاتے ہیں ،
 مگر سچ ہے محبت میں ،
 جُدائی ساتھ چلتی ہے ،
 وہ کہتی ہے ،
 بتاؤ کیا میرے بُن جی سکو گے تم ؟
 میری باتیں ، میری یادیں ، میری آنکھیں ،
 بُہلا دو گے ؟
 میں کہتا ہوں ،
 کبھی ایسی بات پر سوچا نہیں میں نے ،
 اگر ایک پل کو بھی سوچوں تو ،
 سانسیں رکنے لگتی ہیں ،
 وہ کہتی ہے تمہیں مُمکن ہے مجھ سے ،

محبت اِس قدر کیوں ہے ؟
 کے میں ایک عام سی لڑکی ،
 تمہیں کیوں خاص لگتی ہوں ؟
 میں کہتا ہوں ،
 کبھی خود کو میری آنکھوں سے تم دیکھو ،
 میری دیوانگی کیوں ہے ،
 یہ خود ہے جان جاؤ گی ،
 وہ کہتی ہے ،
 مجھے وارفٹگی سے دیکھتے کیوں ہو ؟
 کے میں خود کو بہت ،
 قیمتی محسوس کرتی ہوں ،
 میں کہتا ہوں ،
 متاع جان بہت انمول ہوتی ہے ،
 تمہیں جب دیکھتا ہوں زندگی ،
 محسوس کرتا ہوں ،

وہ کہتی ہے ،
 مجھے الفاظ کے جُ گنو نہیں مِلتے ،
 کے تمہیں بتا سکوں ،
 کے دل میں میرے کتنی محبت ہے ،
 میں کہتا ہوں ،
 محبت تو نگاہوں سے جھلکتی ہے ،
 تمہاری خاموشی مجھ سے ،
 تمہاری بات کرتی ہے ،
 وہ کہتی ہے ،
 بتاؤ نا کہ س کو کھونے سے ڈرتے ہو ؟
 بتاؤ کون ہے وہ جسے ،
 یہ موسم بُللاتے ہیں ؟
 میں کہتا ہوں ،
 یہ میری شاعری ہے آئینہ دل کا ،
 ذرا دیکھو بتاؤ کیا ،

تمہیں اِس میں نظر آیا ؟
 وہ کہتی ہے ،
 آپ بھی بہت باتیں بناتے ہو ،
 مگر سچ ہے یہ باتیں ،
 بہت ہی شاد رکھتی ہیں ،
 میں کہتا ہوں ،
 یہ سب باتیں یہ فسانے ایک یہانہ ہیں ،
 کے پل کچھ زندگانی کے ،
 تمہارے ساتھ کٹ جائیں ،
 پھر اس کے بعد خامشی کا ،
 دلکش رقص ہوتا ہے ،
 نگاہیں بولتی ہیں اور ،
 لب خاموش ریتے ہیں

=====

ذرا ٹھہرو — — !!
 مجھے محسوس کرنے دو —
 جہِ بُدائی آن پہنچی ہے !
 مجھے تم سے بچھڑنا ہے !
 تمھاری مسکراہٹ، گفتگو، خاموشیاں —
 سب کچھ بھٹلانا ہے !!
 تمھارے ساتھ گزرے صندلیں لمحوں کو،
 اس دل میں بسانا ہے !!
 تمھاری خواب سی آنکھوں میں —
 اپنے عکس کی پرچھائی کو —
 محسوس کرنے دو !!
 ذرا ٹھہرو مجھے تنہائی کو،
 محسوس کرنے دو !

ذرا ٹھہرو !

مجھے محسوس کرنے دو —
 اذیت سے بھرے لمحے !!
 بچھڑتے وقت کے قصے !!
 کہ جب خاموش آنکھوں کے کناروں پر،
 محبت جل رہی ہوگی !!
 کئی جملے لبوں کی کپکپاہٹ سے ہی
 پتھر ہو رہے ہوں گے — !!
 مجھے ان پتھروں میں بین کرتی —
 چپختی گویائی کو محسوس کرنے دو !!

ذرا ٹھہرو !!
 مجھے تنہائی کو محسوس کرنے دو !
 ذرا ٹھہرو !
 مجھے محسوس کرنے دو —
 تمہارے بعد کا منظر — !!

دلِ برباد کا منظر — !!
 جہاں پر آرزوؤں کے جواں لاشوں پہ۔ —
 کوئی رو رہا ہوگا !!
 جہاں قسمت، محبت کی کہانی میں —
 جہِ ندائی لکھ رہی ہوگی — !!
 مجھے ان سرد لمحوں میں سسکتے،
 درد کی گہرائی کو محسوس کرنے دو !!!

ذرا ٹھہرو — !!
 ذرا ٹھہرو مجھے تنہائی کو —
 محسوس کرنے دو !...

=====

میں تھک گیا ہوں اجالوں میں ڈھونڈ کر اُس کو
اُسے کہو کہ مقدر میں کوئی شام لکھے

=====

تمہارے بعد محبت نے حوصلہ تو دیا
یہ آسرا ہے مگر آسرا ہے تھوڑا سا

=====

اُسے خبر ہی نہیں ہے عقیدتوں کے چراغ
کہاں جلائے کہاں پر بجھائے جاتے ہیں

=====

کبھی جلائے مری شاعری بھرے اوراق
کبھی وہ وصل کے پیغام میرے نام لکھے

=====

کسی کسی سے مری بات کی ہواؤں نے
کسی کسی نے مرا اعتبار بھی نہ کیا

=====

یہ تیری آنکھ میں کس واسطے نمی پھیلی
مجھے خبر تھی جدائی بھی راس آئے گی

=====

فلک کی سرخیاں مجھ کو بتا رہی ہیں کہ وہ
کچھ ایسے رو کے نگاہوں کو لال کرتا ہے

=====

اُسے یہ کس نے سکھائے فنون حیرت کے
وہ اپنے بارے میں مجھ سے سوال کرتا ہے

=====

زندگی چین سے گزر جائے
وہ اگر ذہن سے اتر جائے

=====

تیری باتوں نے کھول دی آنکھیں
میں تو اندھا یقین کرتا تھا

=====

دوسری بار بھی ہوتی تو، تمہی سے ہوتی
میں جو بالفرض محبت کو، دوبارہ کرتا

=====

ہم کو اخ—لاص کھا گیا ورنہ۔

چال بازی کسے نہییں آتی۔

=====

دل کا عالم ہے ایک دریا سا...!!!
دو کناروں میں درد پھتا ہے...!!!

=====

شوخیار دیکھئیے ان کی غالب..
خود کو سادہ مزاج کہتے ہیں..

=====

تو بھی حصّہ ہے اس تعلق کا..
میں ہی کب تک، لڑوں زمانے سے؟

=====

ہر کسی کی نظر اُسی پر ہے
نظر بد سے خدا بچائے اُسے

=====

مجھے اچھا نہیں لگتا کسی کا منتظر رہنا...
مگر وہ خوبصورت ہے اُسے تاخیر کا حق ہے...

=====

یہ کس مقام پہ سوجھی تجھے بچھڑنے کی
کہ اب تو جا کے کہیں دن سنورنے والے تھے

=====

خود سے ملتی نہیں نجات ہمیں
قید رکھتی ہیں خواہشات ہمیں

=====

سنا ہے اس کو محبت دعائیں دیتی ہے
جو دل پہ چوٹ تو کھائے مگر گلہ نہ کرے

=====

آیا تھا ساتھ لے کے محبت کی آفتیں
جائے گا جان لے کے زمانہ شباب کا

=====

میں کتنی دیر، اُسے سوچتا رہوں مُحسن
کہ جیسے اُس کا بدن بھی، کوئی کہانی ہے

=====

یہ کس کا عکس

میرے آنسوؤں میں لرزاں ہے
یہ کس کا نام ہے
شامل میری دعاؤں میں۔

=====

اپنی تنہائی میں مگن ہوں میں
اور مجھ میں مگن ہے تنہائی

=====

کتنی راتوں کا لہو پی کے نکھرتی ہے غزل
کیسے ہم لکھتے ہیں اشعار تمہیں کیا معلوم

=====

محبت اک سمندر ہے ، ذرا سے دل کے اندر ہے
ذرا سے دل کے اندر ہے ، مگر پورا سمندر ہے

محبت رات کی رانی کا ، ہلکا سرد جھونکا ہے
محبت تتلیوں کا ، گل کو چھو لینے کا منظر ہے

محبت باغباں کے ہاتھوں کی مٹی کو کہتے ہیں
رُخ گل کے مطابق خاک یہ سونے سے بہتر ہے

جہانِ نو ، جسے محبوب کی آنکھوں کا حاصل
ہو

فقیہِ عشق کے فتوے کی رُو سے وہ سکندر ہے

اگر تم لوٹنا چاہو ، سفینہ اس کو کر لینا
اگر تم ڈوبنا چاہو ، محبت اک سمندر ہے !

محبت ہے رمی شک پر ، محبت طوفِ محبوبی
صفا ، مَرّوہ نے سمجھایا ، محبت حج اکبر ہے

محبت جوئے شیر گن ، محبت سلسبیلِ حق
محبت ابرِ رحمت ہے ، محبت حوضِ کوثر ہے

نہ مانگو انتہا اس کی ، تمھارے بس سے باہر ہے
یہ پیر اتنے ہی پھیلاؤ ، تمھاری جتنی چادر ہے

محبت چاند کے ہمراہ تارے گنتے رہنا ہے
محبت شبِ بنمی آنچل ، محبت دامنِ تر ہے

سنو شہزاد قیس ! آخر ، سبھی کچھ مٹنے والا
ہے

مگر اک ذات جو مشکِ محبت سے معطر ہے

=====

اٹھو لوگو بغاوت سے قیامت اب بپا کر دو۔
تمہیں خاموش رہنے کی یہ عادت مار ڈالے گی۔

ریاست گر بچانی ہے سیاست چھین لو ان سے۔
وگرنہ اس ریاست کو سیاست مار ڈالے گی۔

=====

دستِ محنت سے بنا تو بھی کوئی نقشِ عظیم
 چشمِ حیرت سے کسی محل کی تعمیر نہ دیکھ
 دیکھ زنداں سے پرے رنگِ چمن جوشِ بہار
 رقص کرنا ہئے تو پھر پاؤں کی زنجیر نہ دیکھ

=====

حقیقت سامنے آ کر کھانی چھین لیتی ہے
 خطا انسان کے آنکھوں کا پانی چھین لیتی ہے
 بری صحبت سے بچنے کی ہمیشہ فکر کر
 پیارے

یہ اکثر نوجوانوں کی نوجوانی چھین لیتی ہے

=====

آج پھر دل نے میرے مجھ سے چرائی ہے نظر
آج پھر میں نے دعاؤں میں تمہیں مانگا ہے

=====

کیا زمانہ تھا کہ ہم روز ملا کرتے تھے
رات بھر چاند کے ہمراہ پھرا کرتے تھے

جہاں تنہائیاں سر پھوڑ کے سوجاتی ہیں
ان مکانوں میں عجب لوگ رہا کرتے تھے

کردیا آج زمانے نے انہیں بھی مجبور
کبھی یہ لوگ مرے دکھ کی دوا کرتے تھے

دیکھ کر جو ہمیں چپ چاپ گزر جاتا ہے

کبھی اُس شخص کو ہم پیار کیا کرتے تھے

اتفاقاتِ زمانہ بھی عجب ہیں ناصر
آج وہ دیکھ رہے ہیں جو سنا کرتے تھے

=====

خود کلامی میں کتنی وحشت ہے
کوئی دشمن ہو رُوبرُو جیسے

=====

یہ زندگی کے فسانے... عجب فسانے ہیں
کہانی کچھ بھی ہو..... انجام جانتے ہیں لوگ

=====

کوئی کچھ بھی کہیں اور میں چپ رہوں

یہ سلیقہ مجھے، جانے کب آئے گا

=====

بے وفا تھا تو نہیں وہ مگر ایسا بھی ہوا
وہ جو اپنا تھا بہت اور کسی کا بھی ہوا

تیری خوشبو بھی ترے زخم میں ملفوف ملی
تجھ سے گھائل بھی ہوا اور میں اچھا بھی ہوا

راہ دے دی ترے بادل کو گزرنے کے لیے
ورنہ یہ دل تو تری پیاس سے صحرا بھی ہوا

شکر واجب تھا اسے تیری محبت کا، سو دل
تیرا یوسف بھی رہا اور زلیخا بھی ہوا

بھیڑ وہ تھی تری چوکھٹ پہ طلبگاروں کی
کوئی بے لمس رہا تیرا بلایا بھی ہوا

میں نے تصویر بنائی تو مخاطب بھی ہوئی
حرف کو ہاتھ لگایا تو وہ زندہ بھی ہوا

سجدہء مرگ سے ماتھے کو اٹھایا اک روز
میں ہوا خاک تو پھر خاک سے پیدا بھی ہوا

جتنا اجڑا ہے کوئی شہر تمنا اے دل
کبھی لگتا ہی نہ تھا اتنا بسایا بھی ہوا

=====

تمنا دید کی موسیٰ کرے اور طور جل جائے...
عجب دستور الفت کا، کرے کوئی بھرے کوئی...

=====

ایک بستی تھی گونگے لوگوں کی
اور وہ شور بہت کرتے تھے —

=====

اپنے چہرے پہ کوئی درد نہ تحریر کرو،
وقت کے پاس نہ آنکھیں ہیں، نہ احساس، نہ
دل...!!

=====

اپنے ہونٹوں کو تیرے سے لب لگایا جب سے

میں نے ہر چیز کی لذت میں کمی پائی ہے

=====

کیمرے پر مجھے یقین نہیں
تیری تصویر خود بناؤں گا

=====

کیا ایسے کم سخن سے کوئی گفتگو کرے
جو مستقل سکوت سے دل کو لہو کرے

اب تو یہ آرزو ہے کہ وہ زخم کھائیے
تا زندگی یہ دل نہ کوئی آرزو کرے

اب تو ہمیں بھی ترکِ تعلق کا دکھ نہیں
پر دل یہ چاہتا ہے کہ آغاز تو کرے

تیرے بغیر بھی تو غنیمت ہے زندگی
خود کو گنوا کے کون تری جستجو کرے

=====
اتنی شدت سے پکارا تھا کسی کو میں نے
نیند اٹھ بیٹھی تھی پہلو سے پریشاں ہو کر
=====

=====
دیئے جلانے کی رسمیں بہت پرانی ہیں
ہمارے دیس میں انساں جلائے جاتے ہیں
=====

=====
محبت کرنے والوں کی تجارت بھی انوکھی ہے
منافع چھوڑ دیتے ہیں خسارے بانٹ لیتے ہیں
=====

پانی تڑپ کے چیخ اٹھے ایسے جال کھینچ

مچھلی اگر نہ آئے سمندر کی کھال کھینچ
رشتوں کے ساتھ بچوں کے جیسا سلوک کر
غصے سے کان کھینچ محبت سے گال کھینچ

=====

میں جس مقام پہ چھوڑ آیا تھا آنکھیں اپنی
چراغ ہوتا تو لو بھول کر چلا جاتا

=====

عقل آئی تھی_____مشورہ دینے
عشق نے_____مسکرا کے ٹال دیا

=====

اس سے پہلے کہ_____کوئی اور بنا لے اپنا
تم میرے ہاتھوں میں بس جاؤ لکیروں کی طرح

=====

ارے سادھو! اگر میں وجد کے عالم میں
آجاؤں...

کلیسا ڈگمگا جائے، یہ مندر رقص میں آئے!...

=====

ریت کے ذروں سے اٹھے کہکشاں تک آگئے
دیکھ تیری جستجو میں ہم کہاں تک آگئے

=====

عمر گزری تو یہ کہا اس نے
تو جوانی میں خوبصورت تھا .

=====

میرے خیالوں میں آزاد گھومنے والے..
نفس نفس میرا کیوں تو نے باندھ رکھا ہے..؟

=====

تم شجاعت کے کہاں قصے سنانے لگ گئے
جیتنے آئے تھے جو دنیا ٹھکانے لگ گئے

اڑ رہی ہے شہر کے سارے گلی کوچوں میں خاک
جتنے عاشق تھے وہ سب کھانے کمانے لگ گئے

رینگتی کاریں ابلتی بھیڑ بے بس راستے
کل مجھے گھر تک پہنچنے میں زمانے لگ گئے

اس نے ہم پر اک محبت کی نظر کیا ڈال دی
ہاتھ جیسے ہم غریبوں کے خزانے لگ گئے

عمر بھر کرتے رہے ہم ایک کوچے کا طواف
ایک سائے کے تعاقب میں زمانے لگ گئے

زندگی دینے لگی پریزگاری کا سبق
اب تو ہم جیسے بھی سبزی دال کھانے لگ گئے

=====

تھوڑا سا ماحول بنانا ہوتا ہے
ورنہ کسی کے ساتھ زمانہ ہوتا ہے

سچا شعر سننے والے ختم ہوئے
اب تو خالی کھیل دکھانا ہوتا ہے

آنسو پہلی شرط ہے اس سمجھوتے کی
غم تو سانسوں کا جرمانہ ہوتا ہے

لال قلعے کی دیواروں پر لکھوا دو
دل سب سے محفوظ ٹھکانا ہوتا ہے

دنیا میں بھر مار ہے نقلی لوگوں کی
سو میں کوئی ایک دوانہ ہوتا ہے

رات ہمارے گھر جلدی آ جایا کر
ہمیں سویرے کام پہ جانا ہوتا ہے

ایسی کوئی بات نہیں مایوسی کی
سچ میں تھوڑا سا افسانہ ہوتا ہے

سب کی اپنی ایک اکائی ہوتی ہے
سب کا اپنا ایک زمانہ ہوتا ہے

ہم نے تو ان کو بھی لٹتے دیکھا ہے
جن کے چار قدم پر تھانہ ہوتا ہے

آج بچھڑتے وقت مجھے معلوم ہوا
لوگوں میں احساس کا خانہ ہوتا ہے

=====

چاہت کی لو کو مدھم کر دیتا ہے
ڈر جاتا ہے ملنا کم کر دیتا ہے

جلدی اچھے ہو جانے کا جذبہ بھی
زخموں کو وقفِ مرحم کر دیتا ہے

موت تو پھر بھی اپنے وقت پہ آتی ہے
موت کا آدھا کام تو غم کر دیتا ہے

سو غزلیں ہوتی ہیں اور مر جاتی ہیں
اک مصرع تاریخ رقم کر دیتا ہے

دل میں ایسے دکھ نے ڈیرا ڈالا ہے
ایسا دکھ جو آنکھیں نم کر دیتا ہے

صبر کا دامن ہاتھوں سے مت جانے دو
صبر دلوں کی وحشت کم کر دیتا ہے

=====

دلوں کے مابین شک کی دیوار ہو رہی ہے
تو کیا جدائی کی راہ ہموار ہو رہی ہے

ذرا سا مجھ کو بھی تجربہ کم ہے راستے کا
ذرا سی تیری بھی تیز رفتار ہو رہی ہے

ادھر سے بھی جو چاہیے تھا نہیں ملا ہے
ادھر ہماری بھی عمر بے کار ہو رہی ہے

شدید گرمی میں کیسے نکلے وہ پھول چہرہ
سو اپنے رستے میں دھوپ دیوار ہو رہی ہے

بس اک تعلق نے میری نیندیں اڑا رکھی ہیں
بس اک شناسائی جاں کا آزار ہو رہی ہے

یہاں سے قصہ شروع ہوتا ہے قتل و خوں کا
یہاں سے یہ داستان مزے دار ہو رہی ہے

یہ لوگ دنیا کو کس طرف لے کے جا رہے ہیں
یہ لوگ جن کی زبان تلوار ہو رہی ہے

=====

رشتوں کی دلدل سے کیسے نکلیں گے
ہر سازش کے پیچھے اپنے نکلیں گے

چاند ستارے گود میں آ کر بیٹھ گئے
سوچا یہ تھا پہلی بس سے نکلیں گے

سب امیدوں کے پیچھے مایوسی ہے
توڑو یہ بادام بھی کڑوے نکلیں گے

میں نے رشتے طاق پہ رکھ کر پوچھ لیا
اک چھت پر کتنے پرنا لے نکلیں گے

جانے کب یہ دوڑ تھمے گی سانسوں کی
جانے کب پیروں سے جوتے نکلیں گے

ہر کونے سے تیری خوشبو آئے گی
ہر صندوق میں تیرے کپڑے نکلیں گے

اپنے خون سے اتنی تو امیدیں ہیں
اپنے بچے بھیڑ سے آگے نکلیں گے

=====

سارے بھولے بسروں کی یاد آتی ہے
ایک غزل سب زخم ہرے کر جاتی ہے

پا لینے کی خواہش سے محتاط رہو
محرومی کی بیماری لگ جاتی ہے

غم کے پیچھے مارے مارے پھرنا کیا

یہ دولت تو گھر بیٹھے آ جاتی ہے

دن کے سب ہنگامے رکھنا ذہنوں میں
رات بہت سناٹے لے کر آتی ہے

دامن تو بھر جاتے ہیں عیاری سے
دسترخوانوں سے برکت اٹھ جاتی ہے

رات گئے تک چلتی ہے ٹی وی پر فلم
روز نماز فجر قضا ہو جاتی ہے

=====

کسی کا ساتھ میاں جی سدا نہیں رہا ہے
مگر دلوں کو ابھی صبر آ نہیں رہا ہے

یہی تو ہے جو خیالوں سے جا نہیں رہا ہے
یہ آدمی جو مرا فون اٹھا نہیں رہا ہے

ہمارے بیچ کوئی با وفا نہیں رہا ہے
یہ بات کوئی کسی کو بتا نہیں رہا ہے

مرے عزیز مری غیبتوں میں لگ گئے ہیں
کہ اب کسی کو کوئی مشغلہ نہیں رہا ہے

کہیں اسے مرا نعم البدل نہ مل گیا ہو
کئی دنوں سے مری سمت آ نہیں رہا ہے

یہ چند فیصلہ کن ساعتیں ہیں سب کے لئے
اسی لیے تو کوئی مسکرا نہیں رہا ہے

سب اپنے اپنے کٹورے لئے کھڑے ہوئے ہیں
کسی کے ہاتھ ابھی کچھ بھی آ نہیں رہا ہے

ترے گناہ سے پردہ ضرور اٹھے گا

ابھی تو خیر کوئی بھی اٹھا نہیں رہا ہے

جو رنگ مجھ سے مرے ناقدین چاہتے ہیں
وہ رنگ میری کہانی میں آ نہیں رہا ہے

=====

کھانے کو تو زیر بھی کھایا جا سکتا ہے
لیکن اس کو پھر سمجھایا جا سکتا ہے

اس دنیا میں ہم جیسے بھی رہ سکتے ہیں
اس دلدل پر پاؤں جمایا جا سکتا ہے

سب سے پہلے دل کا خالی پن بھرنا
پیسہ ساری عمر کھایا جا سکتا ہے

میں نے کیسے کیسے صدمے جھیل لیے ہیں
اس کا مطلب زیرِ پچایا جا سکتا ہے

اتنا اطمینان ہے اب بھی ان آنکھوں میں
ایک پہانہ اور بنایا جا سکتا ہے

جھوٹ میں شک کی کم گنجائش ہو سکتی ہے

سچ کو جب چاہو جھٹلایا جا سکتا ہے

=====

کہانی میں چھوٹا سا کردار ہے
ہمارا مگر ایک معیار ہے

خدا تجھ کو سننے کی توفیق دے
مری خامشی میرا اظہار ہے

یہ کیسے علاقے میں ہم آ بسے
گھروں سے نکلتے ہی بازار ہے

سیاست کے چہرے پہ رونق نہیں
یہ عورت ہمیشہ کی بیمار ہے

حقیقت کا اک شائبہ تک نہیں
تمہاری کہانی مزے دار ہے

تعلق کی تجہیز و تکفین کر
وہ دامن چھڑانے کو تیار ہے

پڑوسی پڑوسی سے بے خبر
مگر سب کے ہاتھوں میں اخبار ہے

یہ چھٹی کا دن ہم سے مت چھیننا
یہی ہم غریبوں کا تہوار ہے

اسے مشوروں کی ضرورت نہیں
وہ تم سے زیادہ سمجھ دار ہے

=====

کوئی بھی دار سے زندہ نہیں اترتا ہے
مگر جنون ہمارا نہیں اترتا ہے

تباہ کر دیا احباب کو سیاست نے
مگر مکان سے جھنڈا نہیں اترتا ہے

میں اپنے دل کے اجڑنے کی بات کس سے کہوں
کوئی مزاج پہ پورا نہیں اترتا ہے

کبھی قمیض کے آدھے بٹن لگاتے تھے

اور اب بدن سے لبادہ نہیں اترتا ہے

جوازیوں کا مقدر خراب ہے شاید
جو چاہئے وہی پتا نہیں اترتا ہے

=====

نئے جہانوں کے خواب آنکھوں میں پل رہے ہیں
نئے ستارے پرانے رستے بدل رہے ہیں

یہ کس کا عکس، جمال روشن ہے میرے آگے
مری نگاہوں کے آئینے کیوں پگھل رہے ہیں

مری روانی میں ڈھل چکے ہیں بہت سے دریا
بہت سے صحرا مری رفاقت میں چل رہے ہیں

سپاہ، شب کی صفوں میں کھرام مچ رہا ہے
چراغ جب سے ہوا کی آنکھوں جل رہے ہیں

وہی تو غرقاب ہونے والے ہیں دیکھ لینا
جو بیچ دریا میں اپنی کشتی بدل رہے ہیں

عزیز نبیل

=====

عجیب دریاہوں خواہشوں کا، بدن سے باہر
چھلک رہا ہوں
تمہارے ساحل پہ اپنے جذبوں کی مست لہریں
پٹک رہا ہوں

گزر گیا تھا میں اپنی رومیں، زمیں سے آگے، خلا

سے آگے

سو اب میں اپنی روانی روکے، بچھڑنے والوں
کو تک رہا ہوں

یہ کیسی لکنت مری صداؤں میں حرف در
حرف جم رہی ہے
یہ ایسا پہلی دفعہ ہوا ہے کہ بات کرتے اٹک رہا
ہوں

یہ کیسی حیرت تمہارے چہرے سے میری
آنکھوں تلک کھنچی ہے
جدھر بھی دیکھوں بس ایک تم ہو، ہزار پلکیں
جھپک رہا ہوں

سنہرے خوابوں کی اک نئی کہکشاں چمکنے
لگی ہے مجھ میں
گزشتہ خوابوں کی راکھ پلکوں سے دھیرے

دھیرے جھٹک رہا ہوں

=====

اُس نے ہر سانس میں صدیوں کی مسافت رکھ
دی

خواب در خواب مری آنکھ میں ہجرت رکھ دی

میں فلک زاد تھا سو اس نے مرے سینے میں
غیر آباد ستاروں کی سکونت رکھ دی

اپنی آواز سے ہر لفظ کو رخصت دے دی
اور پھر اس میں ترے نام کی آیت رکھ دی

پاؤں بڑھتے ہیں نہ واپس ہی ہوا جاتا ہے

ساعتِ ہجر نے یہ کیسی مصیبت رکھ دی

اپنے سب جرم چھپانے کے لیے یوں بھی ہوا
گرتی دیوار نے بنیاد پہ تہمت رکھ دی

بس ذرا دیر کو آئی تھی مری جان میں جان
مجھ سمندر میں کناروں نے اذیت رکھ دی

ہاتھ خالی نہ تھے جب گھر سے روانہ ہوا میں
سب نے جھولی میں مری اپنی ضرورت رکھ دی

مجھ کو تسخیر کیا، اور پھراک دن اس نے
میری مٹھی میں نبیلؔ اپنی ریاست رکھ دی

=====

زمین آنکھیں مسل رہی تھی، ہوا کا کوئی نشان
نہیں تھا

تمام سمتیں سلگ رہی تھیں مگر کہیں بھی
دھواں نہیں تھا

چراغ کی تھرتھراتی لو میں، ہر اوس قطرے
میں، ہر کرن میں

تمہاری آنکھیں کہاں نہیں تھیں، تمہارا چہرہ
کہاں نہیں تھا

وہ کیسا موسم تھا، زرد شاخوں سے سبز بیلین
لپٹ رہی تھیں

وہ سبز بیلین کہ جن کی آنکھوں میں کوئی
خوفِ خزاں نہیں تھا

یگوں کے رتھ پر سوار گہری خموشیوں نے
بتایا مجھ کو

کہ تم سے پہلے بھی اور پہلے بھی بس یقین تھا
گماں نہیں تھا

دیار ہجراں کی وحشتوں کا طلسم ٹوٹا تو میں
نے جانا

ہر ایک دستک ہواؤں میں تھی، مکیں نہیں تھے،
مکان نہیں تھا

وہ ایک لمحہ تھا سرخوشی کا، فسوں
تھا دریافت کے سفر کا

جو ریگِ جاں میں چمک رہا تھا ستارۂ آسمان
نہیں تھا

اسی زمیں کی تہوں میں بہتا تھا میٹھے پانی کا
ایک چشمہ

سراب زادوں کی تشنگی کو نبیلِ اس کا گماں
نہیں تھا

عزیز نبیل

=====

رائگاں کر کے ہر اک اپنی نشانی میں نے
خود سے کر لی ہے کہیں نقل مکانی میں نے

جسم پر مَل لی چمکتی ہوئی اک صبحِ نشاط
آنکھ سے باندھ لی اک رات سہانی میں نے

خشک ہوتے ہوئے دو تنہا کناروں کی قسم
ٹوٹتے دیکھی ہے دریا کی روانی میں نے

کیا ضروری ہے کہ ہر بات تمہاری مانوں
بات اپنی بھی کئی بار نہ مانی میں نے

وہ جو اک شخص مرے ساتھ کبھی تھا ہی نہیں
خود کو سمجھا ہے نبیلؔ اس کی زبانی میں نے

=====

دل پہ کچھ ایسے کسی یاد کے در کھلتے ہیں
جیسے صحراؤں کی وسعت میں سفر کھلتے
ہیں

گم شدہ چاند ستاروں کے لیے آخر شب
ہم فقیرانہ در عشق کے گھر کھلتے ہیں

ہم سے ملتے ہیں سر دشت بگولے جھک کر
پاؤں دریاؤں میں رکھیں تو بہنور کھلتے ہیں

کون سے لوگ ہیں جو پھرتے ہیں تعبیر لیے
کن دعاؤں کے لیے بابِ اثر کھلتے ہیں

آگ تخلیق کی جب روح کو لاوا کر دے
تب کہیں جا کے مری جان ہنر کھلتے ہیں

روز دستک سی کوئی دیتا ہے سینے پہ نبیل
روز مجھ میں کسی آواز کے پر کھلتے ہیں

=====

ایسا خاموش تو منظر نہ فنا کا ہوتا
میری تصویر بھی گرتی تو چھناکا ہوتا

یوں بھی اک بار تو ہوتا کہ سمندر پہتا
کوئی احساس تو دریا کی انا کا ہوتا

سانس موسم کی بھی کچھ دیر کو چلنے لگتی
کوئی جھونکا تری پلکوں کی ہوا کا ہوتا

کانچ کے پار ترے ہاتھ نظر آتے ہیں
کاش خوشبو کی طرح رنگ حنا کا ہوتا

کیوں مری شکل پہن لیتا ہے چھپنے کے liye
ایک چہرہ کوئی اپنا بھی خدا کا ہوتا

ایک پرواز دکھائی دی ہے
تیری آواز سنائی دی ہے

صرف اک صفحہ پلٹ کر اس نے
ساری باتوں کی صفائی دی ہے

پھر وہیں لوٹ کے جانا ہوگا
یار نے کیسی رہائی دی ہے

جس کی آنکھوں میں کٹی تھیں صدیاں
اس نے صدیوں کی جدائی دی ہے

زندگی پر بھی کوئی زور نہیں
دل نے ہر چیز پر رائی دی ہے

آگ میں کیا کیا جلا ہے شب بھر
کتنی خوش رنگ دکھائی دی ہے

بیتے رشتے تلاش کرتی ہے
خوشبو غنچے تلاش کرتی ہے

جب گزرتی ہے اس گلی سے صبا
خط کے پرزے تلاش کرتی ہے

اپنے ماضی کی جستجو میں بہار
پیلے پتے تلاش کرتی ہے

ایک امید بار بار آ کر
اپنے ٹکڑے تلاش کرتی ہے

بوڑھی پگڈنڈی شہر تک آ کر
اپنے بیٹے تلاش کرتی ہے

ایک مدت سے پکارا نہیں تم نے مجھ کو
ایسا لگتا ہے، میرا نام نہیں ہے کوئی

=====
حدِ تکمیل کو پہنچی تیری رعنائیء حسن
جو کسر تھی وہ مٹا دی تیری انگڑائی نے
=====

فقط پاکیزہ جذبوں کی پرکھ ہو گی سر محشر
گنے گا کون سجدوں کو وضو پر کون جائے گا۔
=====

ہر کسی سے گلہ نہیں کرتا
بے شکایت کسی کسی سے مجھے
=====

چھوڑ دینا تو کوئی بات نہیں

مسئلہ ہے تمہیں بھلانے میں

=====

یہی ہے ذوقِ عبادت کی انتہا ساغر
غمِ حیات کے ماروں کا احترام کرو

=====

تم بھی میری طرف بڑھو تھوڑا
میں بھی کوشش مزید کرتا ہوں

=====

وقت کی چند ساعتیں ساغر
لوٹ آئیں تو کیا تماشا ہو ..

=====